جلد ۳۴ | ۲۰ ماہ وفا ۱۳۲۵ ہش | ۲۰ شعبان ۱۳۶۵ ھ | ۲۰ جولائی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۶۹

273

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ آج خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا۔ جس میں حضور نے سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے والے اصحاب کو سلسلہ کی خدمات سرانجام دینے اور تحریک جدید کے چندوں میں نوجوانوں کو پوری طرح حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بفضل خدا بخیر و عافیت ہیں۔

جناب چودھری مظفر الدین صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کل رات کی گاڑی سے ڈلہوزی سے تشریف لائے۔

فرقہ وارانہ فسادات میں چھرے کا استعمال

(از ایڈیٹر)

جوں جوں کانگرس کو طاقت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ اور ہندو جنگ و جدال کے سامان مکمل کرتے جا رہے ہیں گاندھی جی کا عدم تشدد گمنامی کے گوشے میں منہ چھپاتا جا رہا ہے۔ اور اس کی ... کرنے میں گاندھی جی کو بھی پہلے کی سی دلچسپی نظر نہیں آتی۔ لیکن یہ امر کس قدر افسوسناک ہے۔ کہ اب کے فرقہ وارانہ فسادات کی ابتدا گاندھی جی کے خاص وطن احمد آباد سے ہوئی ہے۔ اور اس میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس وقت تک کی خبروں سے ظاہر ہے کہ اس فساد میں متواتر کئی دنوں سے چھروں کا استعمال بے دریغ کیا جا رہا ہے۔ مسلمان اپنی آبادی کے لحاظ سے بھی قلیل ہیں۔ اور بے سر و سامانی کے لحاظ سے بھی ان کی حالت قابل رحم ہے۔ اس لئے ان کا نقصان اٹھانا قدرتی بات ہے۔ اور جب احمد آباد میں عدم تشدد کی مٹی اس طرح پلید کی جا سکتی ہے۔ تو کسی اور جگہ اس پر بھروسہ کرنا کیونکر ممکن ہے۔ چنانچہ الٰہ آباد میں بھی عدم تشدد کو بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ یہاں بھی وہی حربہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ جو احمد آباد میں استعمال ہو رہا ہے یعنی چھرا۔ چنانچہ ۱۶ جولائی کی ایک خبر مظہر ہے کہ شہر میں چھرا گھونپنے سے دو اشخاص ہلاک اور چھ زخمی ہو گئے ہیں۔ کچھ اشخاص کے ایک گروہ نے بعض راہ گزر لوگوں پر حملہ کر کے انہیں چھروں سے زخمی کر دیا۔

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ چھرا ہندوؤں میں قومی ہتھیار کی حیثیت اختیار کرتا جا رہا ہے اور مختلف مقامات پر اس کے متعلق تجربہ کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ کیسا رہتا ہے۔ ان حالات اور واقعات کے متعلق دوسرے لیڈروں کی طرف سے کسی قسم کی تشویش کا اظہار ہونا اور انسدادی تدابیر اختیار کرنا تو الگ رہا گاندھی جی نے صرف اتنا کہنا کافی سمجھا ہے۔ کہ ہماری سچی دعاؤں سے ہی فرقہ وارانہ جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے ملک کے ہندو اور مسلمان دونوں پاگل ہو گئے ہیں۔ اگرچہ وہ پرارتھنا میں پرماتما کا نام لیتے ہیں۔ لیکن وہ اس کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ اور ایک دوسرے کو بے دریغ چھرے گھونپ رہے ہیں۔

دراصل یہ گاندھی جی کا اپنے عدم تشدد کی تلقین کی ناکامی کا اعتراف ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ قوموں کی ذہنیتیں اس طرح نہیں بدلا کرتیں جس طرح گاندھی جی سمجھتے ہیں۔ اور نہ اس طرح ان میں اتفاق اور اتحاد قائم ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کے متعلق اعتبار اور اعتماد پیدا کیا جائے۔ جس کے لئے سب سے بہترین طریق یہ ہے کہ ایک دوسرے کے بزرگوں اور پیشواؤں کا احترام کیا جائے۔ ایک دوسرے کو پوری پوری مذہبی آزادی کا حقدار سمجھا جائے اور کسی کی مذہبی رسوم اور مذہبی فرائض میں دست اندازی نہ کی جائے۔ اور نہ خواہ مخواہ کوئی ایسی حرکت کی جائے جو دوسروں کو چڑانے اور اشتعال دلانے والی ہو۔

افسوس کہ ہندو مسلمان لیڈر ان بنیادی امور کی طرف توجہ نہیں کرتے جن کی طرف وضاحت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی جماعت احمدیہ توجہ دلا چکے ہیں۔ اور پھر موجودہ امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بھی کئی بار جن کا ذکر فرما چکے ہیں۔ پھر فرقہ وارانہ فسادات کم ہوں۔ تو کس طرح۔ اور ہندو مسلمانوں میں اتحاد قائم ہو۔ تو کیونکر۔

دنیا میں اسلام کا بول بالا کرنے والی واحد جماعت

جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں اور دینی خدمات خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قدر وسعت اختیار کر چکی ہیں۔ کہ دنیا کے کونے کونے سے ان کی گونج سنائی دے رہی ہے۔ اور ہر بغض و تعصب سے خالی انسان اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں دین کے لئے جانی اور مالی قربانیاں پیش کرنے میں جماعت احمدیہ اپنی مثال نہیں رکھتی۔ لیکن ایک مسلمان اخبار نے جو حکومت الٰہیہ قائم کرنے کے خیالی خواب دیکھتا رہتا اور حکومت انگریزی کو "نظام باطل" قرار دے کر اس کے ماتحت رہتا اور اس کے ایک ایک حکم کے آگے سر تسلیم خم کئے رکھتا ہے۔ حقیقت پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"ذرا ہندوستان کے مسلمانوں کا جائزہ لیجئے۔ قادیان سے آواز بلند ہوتی ہے۔ کہ ہمارے پیر کے ہاتھ پر بیعت کرو۔ چندہ دو۔ اور احمدیت کی تبلیغ کے لئے مبلغ بھیجو۔ اور نظام باطل کی خوب خوب چاکری کرو۔"

جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کا اس رنگ میں ذکر بتاتا ہے۔ کہ دیانتداری اور حق گوئی کو بالکل خیرباد کہہ دیا گیا ہے۔ ورنہ ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنے

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

والوں احمدی جماعت کے حالات سے ایک اخبار اس درجہ ناواقف ہو۔ یہ ممکن نہیں۔ معاصر مذکور کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اپنے پیر یعنی خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل کی بیعت کرنے کی دعوت دینا چندہ طلب کرنا اور مبلغ بھیجنا یہ سب کچھ اس لئے ہے۔ کہ دنیا میں اسلام کا بول بالا کیا جائے۔ اسلامی مجاہدین کو جو دور دراز

ممالک میں اعلائے کلمۃ اللہ کا فرض ادا کر رہے ہیں۔ ضروری سامان بہم پہنچایا جائے۔ ورنہ نظام باطل کی چاکری آپ ایسے لوگوں کا ہی کام ہے۔ جو نظام باطل کی رٹ بھی لگاتے رہتے ہیں۔ اور اس نظام سے سرمو انحراف کی جرأت بھی نہیں رکھتے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

احمدیہ جماعت اپنے حوصلہ کے مطابق نہیں بلکہ دین کی ضرورت کے مطابق قربانیاں کرے

فرمایا:- (۱) ”اے عزیزو! فتح تمہاری سابق قربانیوں سے قریب آ رہی ہے۔ مگر جوں جوں وہ قریب آ رہی ہے۔ تمہاری سابق قربانیاں اس کے لئے ناکافی ثابت ہو رہی ہیں۔ نئے مسائل نئے زاویہ نگاہ چاہتے ہیں۔ نئے اہم امور ایک رنگ کی قربانیوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اب تمہاری سابق قربانیاں بالکل وہی ہیں۔ جیسے ایک جوان کے لئے بچہ کا لباس۔ کیا وہ اس لباس کو پہن کر شریفوں میں گنا جا سکتا ہے۔ یا عقلمندوں میں شمار ہو سکتا ہے۔ اگر نہیں تو جان لو۔ کہ اب تم بھی آج سے پہلی قربانیوں کے ساتھ وفاداروں میں نہیں گنے جا سکتے۔ اور مخلصوں میں شمار نہیں ہو سکتے اب جہاد ایک خاص منزل پر پہنچنے والا ہے۔

(۲) پس اے عزیزو کمریں کس لو۔ اور زبانیں دانتوں میں دبا لو۔ جو تم میں سے قربانی کرتے ہیں۔ وہ اور زیادہ قربانیاں کریں۔ اپنے حوصلہ کے مطابق نہیں بلکہ دین کی ضرورت کے مطابق جو نہیں کرتے۔ قربانی کرنے والے انہیں بیدار کریں۔

(۳) تحریک کا ہر حصہ دار اپنے اوپر واجب کرے۔ کہ وہ دفتر دوم کے لئے ایک نیا حصہ دار تیار کرے۔ جب تک وہ ایسا نہ کر سکے وہ سمجھے کہ میری پہلی قربانی بیکار گئی۔ اور شاید کسی نقص کی وجہ سے واپس کر دی گئی۔“ تحریک جدید کے دفتر اول کا ہر مجاہد اپنے اوپر واجب کرے۔ کہ وہ تحریک جدید کے دفتر دوم کے لئے ایک مجاہد کھڑا کریگا۔ جو ان کی طرح بلکہ ان سے بھی بڑھ کر قربانی کرنے والا ہو۔ تا اسکی روحانی نسل قائم رہے۔ دفتر دوم میں شمولیت کا اصول یہ ہے۔ کہ شامل ہونے والے احباب کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمد کا ۱/۲ حصہ ایک سال کے لئے دے۔ اور پھر اس پر کچھ نہ کچھ اضافہ کرتا جائے۔ حتیٰ کہ اس کے انیس سال پورے ہو جائیں۔ اور بیرونی ممالک کی تبلیغ کے لئے دفتر اول والوں کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ اپنے وعدوں میں نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کریں۔ اس کے لئے حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کے ساتھ فارم اضافہ بارھویں سال اور فارم وعدہ دفتر دوم ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جماعتیں اور افراد فوری توجہ فرماویں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

چند حقائق

جو جان اپنی قربان للہ کر دیں
وہ مرتے نہیں ہیں ہمیشہ جئے ہیں

بڑی شان ہے شان فضل عمرؓ کی
جنہیں جانثار آتے حق نے دیئے ہیں

سلامت رہے میکدہ تیرا ساقی
کہ پیاسے یہاں بھر بھر کے کاسے پئے ہیں

معارف جو سنتے ہیں ہر روز اکمل
یہ عقبیٰ کی منزل کے روشن دیئے ہیں

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) مسٹر نور الحق خاں صاحب لیکچرار گورنمنٹ کالج لاہور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔ شاندار کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۲) مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ بنگال میعادی بخار میں مبتلا ہیں۔ نقاہت بہت ہو گئی ہے۔ (۳) بیگم نواب محمد جلیل القدر صاحب میرٹھ بعارضہ تنفس بیمار ہیں (۴) نذر حسین صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ پچنند بیمار ہیں (۵) امیر جماعت احمدیہ کلرکہار کی اہلیہ صاحبہ اور دو لڑکیاں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ (۶) چودھری شمشاد احمد صاحب عزیز منزل سیالکوٹ چھاؤنی عرصہ سے بیمار ہیں (۷) محمد اشرف صاحب ویس واقف زندگی کی بیماری طول پکڑ گئی ہے۔ (۸) چودھری نذیر احمد صاحب بی۔اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی عرصہ دو ماہ سے متواتر بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت فلائٹ لیفٹیننٹ عبدالمنان خاں صاحب پسر عبدالحکیم خاں صاحب مرحوم محلہ دارالبرکات شرقی کے ہاں ۸ رجولائی کو لڑکا پیدا ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

دعائے مغفرت (۱) محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت چودھری غلام محمد صاحب پھمبیاں ضلع ہوشیارپور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیات میں سے تھیں۔ ۱۱ جولائی کو فوت ہو گئی ہیں۔ (۲) شیخ خوشی محمد صاحب لنگے ضلع گجرات کی اہلیہ رابعہ بی بی صاحبہ طویل علالت کے بعد وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مغفرت و بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

افسوس اور اظہار ہمدردی ڈھاکہ۔ ایک غیر معمولی اجلاس میں حسب ذیل قرارداد باتفاق رائے پاس کی گئی۔ ممبران جماعت احمدیہ ڈھاکہ۔ نرائن گنج اور تاج گون اپنے مرحوم بھائی خان بہادر چودھری ابو الہاشم خاں صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ بنگال کی المناک وفات پر دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ نیز نہایت ہی دردمندانہ قلوب سے مرحوم کے غمزدہ پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ خاکسار دولت احمد خادم جنرل سیکرٹری بنگال پراونشل انجمن احمدیہ ڈھاکہ۔

گمشدہ کاغذات ۱۲ رجولائی کو قادیان اور امرتسر کے درمیان ریل میں میری ایک سبز سرورق کی کاپی اور بعض ضروری مسودات گم ہو گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملے ہوں تو براہ کرم مجھے بھجوا دیں۔ خاکسار محمد اسماعیل کاتب مرکزی لائبریری قادیان۔

تبلیغ سلسلہ کا بہترین موقعہ بعض غیر مستطیع اصحاب مفت خطبہ نمبر طلب کرتے ہیں۔ صاحب توفیق اس سلسلہ میں اعانت فرماویں۔ ان کے لئے بہت بڑا اجر ہو گا۔ کیونکہ اس طرح سلسلہ کی تبلیغ اور احباب جماعت کی تربیت عمدہ رنگ میں ہو سکے گی۔ (مینیجر)

امتحان تبلیغ ہدایت لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ۲۸ رجولائی کو کتاب تبلیغ ہدایت شروع تا نصف کل صفحہ ۱۶۷ کا امتحان ہو گا۔ تمام ممبرات شریک ہو کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ امۃ اللہ خورشید سکرٹری تعلیم

تلاش گمشدہ میرا بھائی غلام رسول سونے اور چاندی کے دس گیارہ سو کے زیورات لے کر بھاگ گیا ہے۔ جس دوست کو ملے اس سے نقدی و زیورات لے کر اس کو روک لے۔ اور خاکسار کو بذریعہ تار اطلاع کرے۔ تو اس صاحب کے جملہ اخراجات شکریہ کے ساتھ ادا کروں گا۔ اس کی عمر ۲۳ برس ہے۔ رنگ گورا قد درمیانہ جسم پتلا سر پر ململ کی سفید پگڑی کلاہ پر قمیص نیلی سفید لکیر سے۔ شلوار لٹھا کی۔ پاؤں میں شو فلیکس گاڑھا۔ عرضدار حکیم محمد موسیٰ سکرٹری تبلیغ ویال گڑھ یاڑہ ضلع نوابشاہ سندھ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت پر مدلل گفتگو

اور

"جماعت اسلامی" کے اصول پر ایک بے لاگ تبصرہ

از جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر وکیل سیالکوٹ

(۳)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے نبی کا تصور

ہمیں جذباتی نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم غلطی سے اور غلط فہمی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کا آنا آپ کی شان کو کم کرتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ دو حقیقتیں بیان کی گئی ہیں۔

(۱) تلك الرسل فضلنا بعضهم علیٰ بعض

(۲) لا نفرق بين احد من رسله

ان دونوں اصول میں آپ کس طرح تطبیق دے سکیں گے۔ آپ کو ماننا پڑیگا کہ بلحاظ نفس نبوت تمام انبیاء برابر ہیں ان میں کوئی فرق نہیں۔ لیکن بلحاظ کام کے ان میں فرق ہے یہی وجہ تھی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یونس نبی یا موسیٰ نبی پر ترجیح نہ دو۔ جہاں تک نفس نبوت کا تعلق ہے کوئی نبی نہ چھوٹا ہے نہ بڑا۔ لیکن پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر عیسےٰ اور موسےٰ علیہما السلام میرے زمانہ میں زندہ ہوتے۔ تو ان کے لئے میری پیروی کے بغیر چارہ نہ تھا۔ آپ نے یہ اسی لئے فرمایا کہ جو کام آپ کے سپرد کیا گیا۔ اس کا عشر عشیر بھی عیسےٰ اور موسےٰ علیہما السلام کے سپرد نہیں ہوا تھا۔

آخر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو کیوں پیارے ہیں؟ اس لئے کہ آپ علیٰ خلق عظیم اور کان خلقه القرآن کے مصداق تھے یعنی آپ نے قرآن پاک پر پورا عمل کر کے دکھایا۔ اگر آپ کے بعد کوئی اور بشر بھی پیدا ہو۔ جو آپ کے اخلاق کا ظل ہو۔ تو اس سے آپ کی شان کس طرح کم ہو جاتی ہے۔ بلکہ میں تو عرض کرتا ہوں کہ اس سے آپ کی شان اور بھی بڑھتی ہے۔ کہ آپ نے اخلاق کا ایسا چراغ جلایا۔ کہ اس سے اور چراغ بھی روشن ہو سکتے ہیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کے نبی کا جو تصور ہمارا ہے وہ یہ ہے۔ کہ وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا مظہر ہوگا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ کوئی نبوت اب باقی نہیں۔ آنحضور پر نبوت کا اس معنی میں اختتام ہو گیا ہے۔ کہ تمام کمالات نبوت کمیت اور کیفیت میں آپ میں جمع ہو گئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی لئے آپ کی تعریف میں کہا ہے کہ

ہر نبوت را بروشد اختتام

گویا آپ نبوت کا شاہکار ہیں۔ آپ سے باہر اب کوئی نبوت کا کام ایسا نہیں رہا۔ جو کسی آئندہ نبی کے لئے بچ رہا ہو۔ جو بھی نبی اب آئے گا وہ آپ ہی کی نبوت کے کسی پہلو یا پوری نبوت کو اجاگر کریگا۔ اس میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک یا آپ کی نبوت سے الگ نبوت قائم کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر آپ نے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریحات دیکھی ہوتیں۔ تو آپ کبھی یہ نہ فرماتے کہ "آپ کی تحریک کا لب لباب اشارہ جاتا ہے۔ کہ رسول عربی کو ہادیت کے منصب سے اتار دو۔ اور اسکی بجائے غلام احمد صاحب قادیانی کو مسند نشین نبوت کر دو" جب خود رسول اکرمؐ کی ذات باوجود خاتم النبیین ہونے کے پہلے نبیوں کو مسند سے نہیں اتارتی۔ تو حضرت مرزا صاحب کی نبوت کس طرح آپ کو نبوت کی مسند سے اتار سکتی ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ مسلمان کا فرض ہے کہ پہلی تمام کتابوں پر اور پہلے تمام نبیوں پر ایمان لائے۔ باقی رہی پیروی کی بات۔ تو کیا وقت کے امیر المومنین کی پیروی آپ پر فرض نہیں ہے۔

عجیب استدلال

حیرانی کی بات ہے کہ ایک ایسے شخص کی پیروی کو جسے آپ نے خود امیر بنایا ہے۔ آپ رسول اللہ کی پیروی سمجھتے ہیں۔ اور رسول اللہ کی نبوت کے منافی نہیں سمجھتے۔ لیکن اگر اللہ تعالےٰ کسی کو مامور کر کے فرمائے کہ اس کی پیروی رسول اکرم کی پیروی ہے۔ تو وہ آپ کے نزدیک رسول اللہ کو مسند نبوت سے اتارنے والا بن جاتا ہے۔ یہ عجیب استدلال ہے اللہ تعالےٰ کے اختیارات کو کس نے سلب کیا ہے۔ حالانکہ صاف ظاہر ہے کہ اگر مامور من اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور ہدایت کو پھیلانے کے لئے آئیگا۔ تو وہ اس شخص سے بدرجہ اولیٰ بہتر طور پر اس خدمت کو ادا کر سکے گا جسے مسلمانوں نے خود چن کر اپنا امیر بنایا ہوگا حضرت مرزا صاحب کا تو دعوےٰ صرف اس قدر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اس امر پر مامور کیا ہے۔ کہ جو ہدایت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے اسی ہدایت کو از سر نو دنیا میں رائج کروں اور اسی قرآن کو جو خاتم النبیین پر نازل ہوا دنیا میں پھیلاؤں۔ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی تورات کی تعلیم دیتے تھے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ کیا اس کا یہ مطلب تھا کہ نعوذ باللہ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مسند سے اتار کر خود اس پر متمکن ہو گئے تھے۔ اسی طرح باقی نبی اسرائیلی نبیوں کے متعلق کہا جا سکتا ہے حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے کہا تھا میں توریت کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ اسکو پورا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ کیا اسکا مطلب تھا کہ میں موسیٰ کو مسند نبوت سے اتار کر آپ اس پر چڑھ بیٹھا ہوں

رسول کریمؐ کے زندہ نبی ہونے کا ثبوت

آپ حضرت مرزا صاحب کو نبی مانیں یا نہ مانیں لیکن آپ قرآن پاک سے ایک لفظ ایک شوشہ بھی نکال کر نہیں دکھا سکتے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسی نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ پس اسی قسم کی نبوت کا دعوےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہے چونکہ آپ شروع سے خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی آمد کو بند کرنے والا ہی سنتے آئے ہیں۔ اس لئے آپ کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے۔ کہ آپ اسکے یہی معنے خیال کریں۔ یہ محض جذباتی بات ہے۔ اس کو حقیقت سے ذرا بھی تعلق نہیں۔ اگر اب کوئی شخص منجانب اللہ ایسا نہیں آسکتا جو قرآن پاک پر اس طرح عمل کر کے دکھائے جس طرح نبی پاک نے دکھایا۔ تو وہ نبی زندہ نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ اپنے اعمال اپنے ساتھ ہی لے گیا۔ کتاب اور چند حدیثیں جن کا مرتبہ ظنی ہے ہرگز یہ ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں کہ کوئی ایسا ہی دنیا میں پیدا ہوا۔ جس نے قرآن پر عمل کر کے دکھایا۔ ہاں اگر اب بھی کوئی شخص منجانب اللہ دنیا میں آکر دکھلائے کہ کتاب پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ تو اس کو دیکھ کر ماننا پڑیگا کہ پہلے بھی ایسا ہوا تھا۔ ایسے ثبوت سے بڑھ کر رسول اللہ کے زندہ نبی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

ایک عام مثال

آیئے ایک مثال کے ذریعہ ہم اس بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ فرض کرو کہ شہنشاہ جارج کی اطاعت کرنا ہم پر فرض ہے۔ اب اگر کوئی کہے کہ وائسرائے ہند کو شہنشاہ جارج نے اپنے نائب کے طور پر ہندوستان کا حاکم بنایا۔ اس لئے اس کی اطاعت فرض ہے۔ تو کیا اس کا یہ مطلب ہوگا کہ شہنشاہ جارج کو مسند حکومت سے اتار کر وائسرائے کو اس پر بٹھایا جا رہا ہے یا اس کا یہ مطلب ہوگا کہ وائسرائے کی اطاعت دراصل شہنشاہ جارج کی اطاعت ہے۔ اور وائسرائے کی اطاعت شہنشاہ کی ہتک نہیں۔ بلکہ اسی جذبۂ اطاعت کا اظہار ہے جو شہنشاہ کے لئے ہمارے دل میں ہے۔ وائسرائے تو کیا اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر بلکہ ادنےٰ سے ادنےٰ نوکر شاہی کی اطاعت شہنشاہ کی اطاعت کا اظہار ہے۔ قرآن کریم میں اطاعت خدا اطاعت رسول اطاعت امیر کا ایک ہی آیت میں حکم دیا گیا ہے۔ کیا یہ تینوں اطاعتیں متخالف ہیں۔ یا ایک ہی اطاعت کہلائینگی اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ کے لوگوں کے لئے نمونہ ہیں تو کہنے نہیں کہ آپ کوئی نیا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں جو خاتم النبیین کے نمونہ سے الگ یا

اسلام اور بانیٔ اسلام مستشرقین یورپ کی نظر میں

دنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو انسانوں کے ذہنی ارتقا کے لحاظ سے ایک اعلیٰ اور تکمل ضابطہ اور اقوام عالم کے تمام سیاسی اور معاشی اخلاقی اور روحانی امور کا واحد حل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر زمانہ اور ہر ملک کے لوگ اس کے شرعی قوانین۔ مساوات واخوت۔ عبادات اور فطری تعلیم اور اسکی حکمت ومعقولیت کے معترف ہیں۔ مشرق و مغرب کے بڑے بڑے فلاسفر مشہور و معروف مفکر اور مدبر چوٹی کے سیاستدان اور تاریخ دان جب محاسنِ اسلام پر غور کرتے ہیں۔ تو اپنے تئیں اس یقین سے لبریز پاتے ہیں۔ کہ اسلام ہر لحاظ سے بہترین مذہب ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات طیبہ اسلام کا عملی نمونہ ہے۔ جس پر عمل پیرا ہو کر اقوام عالم کی داخلی اور خارجی مشکلات کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ اسلام کی اس ہمہ گیر تعلیم اور محاسن سے مشرق و مغرب متاثر ہیں۔ اسلام کے اس وسیع نظام کا ہر پہلو اور ہر شعبہ گوناں گوں جذب وکشش کے سامان لئے ہوئے ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا۔ جبکہ اسلام کا منبع خود ذاتِ باری تعالیٰ ہے۔ جو علام الغیوب علیم الحکیم اور خالق ارض وسما ہے۔ پس اس علیم وخبیر ہستی نے اپنی مخلوق کی مستقل ہدایت اور راہنمائی کیلئے ایک نہایت ہی پرشوکت پر حکمت اور پر جاذبیت تعلیم اسلام کی صورت میں نازل فرمائی۔ اور اس کے ہر پہلو اور ہر شعبہ میں محاسن کے دریا بہا دیئے۔ جن کی روانی وسعت اور جاذبیت سے دشمنانِ اسلام بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اللہ تعالےٰ نے اس عظیم الشان تعلیم اور ہمہ گیر نظام کو سرورِ کائنات فخرِ موجودات رحمۃ للعالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل فرمایا۔ آپ نے سب سے پہلے اس تعلیم اور نظام کو بتمام وکمال اپنے نفس پر وارد فرمایا۔ اس کے حرف حرف پر خود عمل کیا۔ اور باغِ اسلام کی اپنے خونِ جگر سے آبیاری فرمائی۔ اور پھر اس وسیع نظام کو پوری قوت کے ساتھ دنیا میں حرکت دی۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پس دنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو اپنے شدید دشمنوں سے بھی خراجِ تحسین وصول کر چکا ہے۔ ذیل میں یورپ کے بعض فلاسفروں مورخین اور ادبا کی وہ تحریرات ملاحظہ فرمائیں جو مذہب اسلام کی سچائی پر دال ہیں۔

——— (۱) ———

ایچ۔ اے آر گب:۔ یورپ کے اس مشہور محقق نے ۱۹۳۲ء میں ایک کتاب Whither Islam لکھی۔ جس کا ترجمہ ہے "اسلام کدھر جا رہا ہے" اس کتاب میں وہ لکھتا ہے۔

"اسلام کے سامنے نسلِ انسانی کی خدمت کا ایک بڑا بھاری کام ہے۔..... اس کے اندر وہ عظیم الشان روایت ہے۔ جو قوموں میں باہمی سمجھوتہ اور تعاون پیدا کر سکتی ہے۔ نسل انسانی کی متعدد اور مختلف قوموں کے اندر اتحاد پیدا کرنے میں جو کامیابی اسلام کو حاصل ہوئی ہے۔ اس کی نظیر کسی دوسری جگہ نہیں پائی جاتی۔ اور پھر اتحاد بھی ایسا جس نے مرتبہ کے لحاظ سے موقعہ دینے کے لحاظ سے جدوجہد کے لحاظ سے نسلِ انسانی میں مساوات پیدا کر دی ہے۔ ہاں اسلام میں اب بھی یہ طاقت ہے کہ وہ قومیت اور روایات کے ایسے پراگندہ اجزاء کو جو باہم ملنے کے قابل نظر نہیں آتے اکٹھا کر دے۔ اگر مشرق اور مغرب کی عظیم الشان قوموں کا مقابلہ کبھی تعاون میں تبدیل ہوسکتا ہے تو یہ صرف اسلام کے ذریعہ ہی ہوسکتا ہے۔"

اس کے بعد یہی مصنف لکھتا ہے۔" اپنی علمی اور اخلاقی زندگی کی تکمیل یورپ ان طاقتوں اور استعدادوں کے بغیر نہیں کر سکتا۔ جو اسلامی سوسائٹی میں پائی جاتی ہیں۔" پھر لکھا ہے "مغربی تہذیب کے اس توازن کو جو اس کی یک طرفہ ترقی کی وجہ سے جاتا رہا ہے۔ بحال کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اسلامی سوسائٹی کے سامنے دستِ سوال دراز کریں۔"

——— (۲) ———

پروفیسر ہرگرونجے اپنی کتاب "دی مسلم ورلڈ آف ٹوڈے" The Muslim World of To day یعنی "دورِ حاضر کی اسلامی دنیا" میں لکھتے ہیں۔ "عیسائیت اگرچہ اسلام سے پہلے ہی یونانیوں اور یہودیوں وحشیوں اور سیتھیوں غلام اور آزاد کی تفریق مٹا چکی تھی۔ لیکن پیغمبر اسلام نے جس مجلسِ اقوام کی داغ بیل ڈالی اس نے قوموں کے اتحاد اور انسانوں کی اخوت کو ایسی وسیع بنیادوں پر قائم کیا۔ جس سے دوسری اقوام کو شرمندہ ہونا چاہیئے۔ آج سفید فام عیسائیوں کے گرجوں میں سیاہ فام عیسائیوں کا داخلہ منع ہے۔ ایک عیسائی مشنری کا اس لئے مقاطعہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ایک حبشی عورت سے شادی کر لیتا ہے۔ لوگوں کو زندہ جلایا جاتا ہے۔ اور اس قسم کی بے شمار چیزیں ہیں۔ جو مسلمانوں کی طرف سے عیسائیوں کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ اور اس سے عیسائی سوسائٹی کی پست حالت پر استدلال کیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مجلسِ اقوام کے تخیل کی طرف جس طریق پر مسلمان اقوام نے پیش قدمی کی ہے۔ اس سے بہتر مثال دوسری اقوام پیش نہیں کر سکتیں۔"

——— (۳) ———

مشہور عیسائی مورخ ریورنڈ باسورتھ سمتھ اپنی کتاب محمدؐ اینڈ محمدنزم کے صفحہ ۱۴، ۱۵ پر لکھتے ہیں۔ "نیرنگیٔ اتفاق ہے جو تاریخ میں اپنی مثال نہیں رکھتی۔ محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے ایک ہی وقت میں تین چیزوں کی بنیاد ڈالی ہے۔ قوم کی سلطنت کی۔ اور مذہب کی اور ایک ایسا شخص ہو کر نہ لکھنا جانتا تھا۔ اور نہ پڑھ سکتا تھا۔ آپ نے دنیا کو ایک ایسی کتاب دی ہے۔ جو ایک ہی وقت میں نظم بھی ہے۔ قانون بھی ہے۔ کتاب الدعا بھی ہے۔ اور بشارتوں کی مقدس کتاب بھی ہے۔ اور آج کے دن تک تمام نسل انسانی کا چھٹا حصہ اسکی طرزِ تحریر سچائی اور مقبولیت کو ایک زندہ معجزہ سمجھتا ہے۔ پیغمبر اسلام نے اسی ایک معجزے کا دعویٰ کیا تھا۔ اسے قائم اور دائم معجزہ قرار دیا تھا اور یہ واقعی ایک معجزہ ہے۔"

پھر یہی مورخ ایک اور مشہور و معروف مورخ لین پُول کا قول نقل کرتا ہے۔ کہ "اسیرانِ بدر سے آپ کا حسنِ سلوک۔ مدنی دشمنوں سے حلم اور بردباری۔ بے زبان جانوروں تک سے آپ کی ہمدردی اور سب سے بڑھ کر مکہ میں آپ کا پرامن داخلہ اور وہ معافی جو آپ نے اس موقعہ پر...... اپنے خونی دشمنوں کو دی۔ جنہوں نے برابر اٹھارہ سال تک آپ سے ظلم اور بے عزتی کا سلوک کیا تھا۔ اور پھر آخر میں کھلم کھلا جنگ و جدل تک نوبت پہنچائی تھی اس امر کا ثبوت ہے کہ پیغمبر اسلام کی فطرت بے رحمی کے اثر سے پاک تھی۔"

پھر ریورنڈ باسورتھ سمتھ حضرت موسیٰ زرتشت بدھ کنفیوشش بقراط اور حضرت عیسیٰ کے سوانح حیات کا دھندلاپن ظاہر کرنے کے بعد لکھتا ہے۔ "لیکن اسلام؟ اس میں ہر چیز ممتاز ہے۔ یہاں دھندلاپن اور راز نہیں ہے۔ ہم تاریخ رکھتے ہیں۔ کوئی شخص نہ خود دھوکا کھا سکتا ہے نہ دوسروں کو دھوکا دے سکتا ہے یہاں پورے دن کی روشنی ہے۔ جو ہر ایک چیز پر پڑ رہی ہے۔ اور ہر ایک تک پہنچ رہی ہے۔"

——— (۴) ———

رئیس المؤرخین مسٹر سٹینلے لین پول اپنی کتاب سپیچز آف محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم Speeches of Mohammad میں لکھتے ہیں:۔

"حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہایت بااخلاق اور رحم دل بزرگ تھے۔ ان کی خدا پرستی اور عظیم فیاضی مستحقِ تعریف ہے۔ آپ اس قدر انکسار پسند تھے۔ کہ بیماروں کی عیادت کو جایا کرتے تھے۔ غلاموں کی دعوت قبول فرما لیتے غریبوں سے بہت زیادہ محبت کرتے۔ اپنے کپڑوں میں پیوند لگاتے۔ بکریوں کا دودھ دوہتے۔ اور اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے انجام دیتے تھے۔ بے شک وہ مقدس پیغمبر تھے۔"

پھر یہی لین پول اپنی کتاب "گارڈ ونس آف ہولی قرآن" میں قرآن کریم کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"قرآن حضرت محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے ایسے نازک وقت میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جبکہ ہر طرف تاریکی اور جہالت کی حکمرانی تھی۔ اخلاقِ انسانی کا جنازہ نکل چکا تھا۔ اور بت پرستی کا ہر طرف زور تھا۔ قرآن نے ان تمام گمراہیوں کو مٹایا۔ جن کو دنیا پر چھائے ہوئے مسلسل کئی صدیاں گذر چکی تھیں۔ قرآن نے دنیا کو اعلےٰ اخلاق کی تعلیم دی۔ اور اصولِ مدنیت اور علوم و حقائق سکھلائے۔ ظالموں کو رحمدل اور وحشیوں کو پرہیزگار بنا دیا۔ اگر یہ کتاب شائع نہ ہوتی۔ تو انسانی اخلاق تباہ ہو جاتے۔ اور دنیا کے باشندے برائے نام انسان رہ جاتے۔"

(۵)

مسٹر ایچ۔ جی ویلز اپنی کتاب OUTLINES OF HISTORY دی آؤٹ لائنز آف ہسٹری میں لکھتے ہیں:
"اسلام نے خدا کی نظروں میں تمام بنی نوع انسان کی برابری اور مسلمانوں کی اندرونی اخوت پر بلا لحاظ رنگ نسل اور درجے کے بہت زور دیا ہے۔ اور یہ اصول اسلام کی طاقت اور قوت کا سرچشمہ ہے۔"

(۶)

فرانس کا انقلابی مصنف والٹیر مذہب اسلام کے متعلق لکھتا ہے۔ "میں آپ سے سچ کہتا ہوں کہ وہ لوگ جاہل اور ضعیف العقل ہیں جو مذہب اسلام پر دیگر اتہامات کے علاوہ عیش پرستی اور راحت کوشی کا الزام عائد کرتے ہیں۔ یہ سب بے جا اور صداقت سے معرا ہیں۔ آپ کو دیگر مواقع کی طرح یہاں بھی غلط فہمی ہوئی ہے۔ پادریو! راہبو! اور مجاورو! اگر ماہ جولائی میں جبکہ رمضان اس ماہ میں آئے ۴ بجے صبح سے ۱۰ بجے شام تک تم پر کھانے پینے کی ممانعت کا قانون عاید کر دیا جائے اگر تم کو ہر قسم کی قمار بازی سے منع کر دیا جائے۔ اگر تمہارے لئے شراب حرام کر دی جائے۔ اگر تم کو تپتے ہوئے صحراؤں سے گذر کر حج کو جانے کے لئے کہا جائے۔ اگر تم سے کہا جائے کہ اپنی آمدنی کا ۲½ فیصدی محتاجوں اور ناداروں میں تقسیم کر دو۔ اگر تم اٹھارہ عورتوں کی رفاقت کا لطف اٹھاتے ہو اور ان میں سے چودہ یک قلم کم کر دی جائیں۔ تو کیا ایمانداری سے یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہو کہ ایسا مذہب عیش پرست ہے۔"

(۷)

ریناں اپنی کتاب "دی ورلڈ آف اسلام" میں لکھتے ہیں۔ "اسلام ایک محیر العقول ولولہ انگیز طاقت ہے۔ جو لغت جنسیت۔ وطنیت۔ طبیعت اور مزاج کے اختلاف کے باوجود اپنے حلقہ بگوشوں کو ایک کر دیتی ہے۔"

(۸)

انگلستان کے شہرہ آفاق مصنف مسٹر جارج برنارڈ شا نے اسلام کے متعلق اپنی رائے کا اظہار یوں کیا ہے:۔
"اب سے ایک سو سال بعد یا اس سے بھی پہلے انگلستان خاص طور پر اور مغربی دنیا عام طور پر مشرف با اسلام ہو جائے گی اس لئے کہ اسلام میں ہر قسم کی ترقی کے جذب کرنے کی بے پناہ قوت موجود ہے انسانی ارتقا ترقی کی جس قدر بلندیوں تک پہنچ جائے۔ وہ اسلام کو ہر جگہ اپنے ساتھ پائے گا۔ اسلام نے شخصی حقوق کی جس قدر محافظت کی ہے دنیا کی کوئی تہذیب۔ کوئی مذہب اور کوئی قانون اس کی برابری نہیں کر سکتا۔ دنیا حقیقی اور عملی اخوت سے خالی ہے۔ لیکن اسلام کا دستر خوان اس نعمت سے بھرپور ہے ایک کہتا ہے میں انگریز ہوں۔ دوسرا کہتا ہے میں فرانسیسی ہوں۔ تیسرا کہتا ہے میں جرمن ہوں۔ لیکن مسلمان دنیا کے کسی کونہ میں آباد ہو۔ وہ اپنے آپ کو صرف مسلمان کہتا ہے۔ اور ثابت کر دیتا ہے کہ وہ وطنیت کی حدود سے بالاتر ہے اسلام ہر فرد بشر کو قانونی طور پر آزادی اور جائیداد کی ملکیت کا حق دیتا ہے سوشلزم کا وہ عظیم الشان تخیل جسے یورپ نے آج سمجھا ہے اسلام کی عملی زندگی میں تیرہ سو سال سے مسلم ہے۔"

(۹)

ڈاکٹر موریسین فرانسیسی مترجم قرآن رسالہ لاپارول فرانسس روماں میں لکھتے ہیں "قرآن کیا ہے؟ قرآن کی اگر کوئی ایسی تعریف ہو سکتی ہے جس میں کسی طرح کا کوئی نقص نہ نکل سکتا ہو تو وہ اس کی فصاحت و بلاغت ہے۔ مقاصد کی خوبی اور مطالب کی خوش اسلوبی کے اعتبار سے یہ کتاب تمام آسمانی کتابوں پر فائق ہے بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قدرت کی ازلی عنایت نے انسان کے لئے جو کتابیں تیار کی ہیں ان سب میں یہ بہترین کتاب ہے۔ اور اس کے نغمے انسان کی خیرو فلاح کے متعلق فلاسفۂ یونان کے نغموں سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ تمام آسمانی کتابوں میں سے جو حضرت داؤدؑ کے زمانہ سے جان تالموس کے عہد تک نازل ہوئیں کسی ایک نے اس کی ایک ادنےٰ سورۃ کا بھی مقابلہ نہیں کیا۔ اس کے نئے سے نئے عجائبات جو روز بروز نکلتے رہتے ہیں۔ اور اس کے اسرار جو کبھی ختم نہیں ہوتے۔ مسلمان ادیب جب انہیں پڑھتے ہیں تو سجدہ کرنے لگتے ہیں۔ اور قیامت تک کے لئے اس کو سرمایہ ناز سمجھتے ہیں۔ کوئی چیز عیسائیان روم کو اس گمراہی کی خندق سے جس میں وہ گرے پڑے ہیں۔ نہیں نکال سکتی تھی۔ بجز اس آواز کے جو سر زمین عرب میں غار حرا سے بلند ہوئی۔ اس آواز نے دنیا کو ایک ایسا سیدھا سادہ اور پاک و صاف مذہب سکھایا جس میں بقول فاضل محقق ڈرگاڈ فری ہگنس "نہ پاک پانی ہے نہ تبرک نہ مورت نہ تقریب نہ سینٹ۔"

(۱۰)

روسی فلاسفر ٹالسٹائی اپنی تصنیف "دی نائٹ آف ریلیجن" کے صفحہ ۱۴۸ پر لکھتے ہیں۔ "قرآن مسلمانوں کی ایک مذہبی کتاب ہے۔ جس کی نسبت ان کا یہ خیال ہے کہ اس کو خدا نے نازل کیا ہے یہ کتاب عالم انسانی کی راہنمائی کے لئے بہترین رہبر ہے۔ اس میں تہذیب ہے۔ شائستگی ہے۔ تمدن ہے معاشرت ہے۔ اور اخلاق کی اصلاح کے لئے ہدایت ہے۔ اگر صرف یہ کتاب دنیا کے سامنے ہوتی۔ اور کوئی ریفارمر پیدا نہ ہوتا تو یہ عالم انسانی کی راہنمائی کے لئے کافی تھی۔ ان فائدوں کے ساتھ جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ یہ کتاب ایسے وقت دنیا کے سامنے پیش کی گئی تھی۔ جبکہ ہر طرف آتش و فساد کے شرارے بلند تھے۔ خونخواری اور ڈاکہ زنی کی تحریک جاری تھی اور فحش باتوں سے بالکل پرہیز نہ کیا جاتا تھا۔ اور اس کتاب نے ان گمراہیوں کا خاتمہ کیا۔ تو ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔"

پھر یہی روسی ادیب اور فلاسفر ٹالسٹائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھتا ہے "حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ایک اولوالعزم اور مقدس ریفارمر تھے۔ انہوں نے گمراہی کو بت پرستی سے روکا اور افعال شنیعہ سے منع کیا۔ خدائے واحد کی عبادت اور پرستش کی پاکیزہ تعلیم دی۔ اخوت ہمدردی اور مساوات کے سبق سے ان کے دلوں کو لبریز کر دیا۔ غارت گری اور خونریزی کو ممنوع قرار دیا۔ آپ دنیا میں مصلح اعظم بن کر آئے تھے اور آپ میں ایسی برگزیدہ قوت پائی جاتی تھی جو قوت بشری سے سب سے زیادہ اعلےٰ و ارفع ہے۔"

بشیر احمد از نگرا ضلع سیالکوٹ

ضروری اعلان سال میں کم از کم ایک احمدی بنانیکے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ ہر بالغ احمدی سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد کرے۔ اور جماعتیں بھی یہ عہد کریں کہ سال میں اپنی موجودہ تعداد کے برابر احمدی بنائیں گی۔ اس ارشاد کی تکمیل کے لئے فارم تحریک وعدہ بیعت تمام جماعتوں کو مارچ ۱۹۴۶ء کے وسط میں بھجوا دیا گیا تھا۔ اس تحریک پر چار ماہ سے زائد عرصہ گذر گیا ہے۔ متعدد مرتبہ یاد دہانی بھی کرائی گئی۔ جیسے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی مجلس مشاورت کے موقعہ پر اس بارہ میں خاص طور پر دو مرتبہ توجہ دلائی اور فرمایا کہ وعدے بہت جلدی بھجوائے جائیں۔ لیکن ابھی تک صرف ۲۱۶ جماعتوں نے ۲۶۴۴ افراد کے ۵۲۰۴ وعدہ ہائے بیعت بھجوائے ہیں۔ جماعتیں فوری طور پر توجہ فرمائیں۔ اور تکمیل شدہ فارم تحریک وعدہ بیعت بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

انچارج دفتر بیعت قادیان

اطلاع

مندرجہ ذیل واقفین تحریک جدید ایران کے سات سالہ مسال حسب الحکم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ڈلہوزی میں مقیم ہیں۔ جو احباب ان میں سے کسی سے خط و کتابت کرنا چاہیں۔ وہ ٹریننگ ولا (Training Villa) ... ڈلہوزی کے پتہ پر کریں۔

(۱) حضرت مولوی سید ... شاہ صاحب
(۲) الحاج مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری
(۳) نور الحق مولوی فاضل
(۴) شیخ مبارک احمد صاحب بی۔ اے
(۵) مولود احمد خان صاحب بی۔ اے
(۶) چوہدری عبدالواحد صاحب بی۔ اے
(۷) مولوی بشیر الدین صاحب مولوی فاضل

پڑھیئے اور فائدہ اٹھایئے

شربت فولاد یاقوتی

ضعف جگر، معدہ نیز کمزوری ہر قسم، کمزوری اعصاب و مرگی کو بہت مفید ہے۔ خون بکثرت پیدا کرتی ہے۔ بدن کو فربہ و خوشرنگ بناتی ہے۔ غذا خوب ہضم کرتی ہے۔ وزن کو بڑھاتی ہے۔ تیس روزہ کورس قیمت ایک شیشی تین روپے آٹھ آنہ
محصول ڈاک ...

حکیم حاذق ... علیشاہ مالک دواخانہ فاروقی قادیان

هو الشافی

درد دندان کی اکسیر دوا دانتوں کے درد کے لئے اکسیر

روتا آئیے اور ہنستا جائیے

جو اصحاب دانتوں کی شدید درد میں مبتلا ہوں اور کافی دیر تک علاج کرانے کے باوجود آرام کی صورت نظر نہ آتی ہو۔ تو مقامی اصحاب کم از کم پانچ روز تک ہمارے پاس بطور آزمائش تشریف لا کر تسلی فرما سکتے ہیں۔ بعد میں ایک شیشی جس کی قیمت دو روپے ہے۔ خرید کر خود استعمال کر سکتے اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ بیرونی اصحاب خرچ پیکنگ و ڈاک کے ذمہ دار ہوں گے۔
پہلی ہی دفعہ لگانے سے فوراً درد جاتا رہتا ہے

حکیم عبدالرحیم دہلوی محلہ دار الفضل
ریلوے روڈ متصل آرمشین مستری محمد ابراہیم
قادیان

این ڈبلیو آر سروس کمیشن لاہور

مقررہ فارم پر جو بہ قیمت ایک روپیہ این۔ ڈبلیو۔ آر کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے مل سکتے ہیں۔ این۔ ڈبلیو۔ آر میں لوا ئے فائرمینوں کی ۲۵ عارضی آسامیاں پُر کرنے کے لئے امیدواروں کی طرف سے ۵/۶ /۴۶ تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان میں سے ... مسلمانوں کے لئے دو اینگلو انڈین اور ڈومی سائیلڈ یورپینوں کے لئے۔ دو پارسیوں، سکھوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے اور ایک اچھوت اقوام کے لئے مخصوص ہیں

تنخواہ مبلغ ۳۵/۰ روپے ماہوار (عارضی طور پر) ۳۵ - ۲/ ۵ - ۳۰ معہ گرانی الاؤنس اور دوسرے الاؤنسوں کے جو از روئے قواعد مل سکتے ہیں۔ اجناس خود دنی رعایتی نرخوں پر خریدنے کا حق بھی ہوگا۔ اینگلو انڈین اور ڈومی سائیلڈ یورپینوں کو ۵/-/۵۰ روپے ماہوار تنخواہ معہ الاؤنسوں کے ملے گی۔

قابلیت کسی مستند یونیورسٹی کا میٹرک سیکنڈ ڈویژن (اگر نتائج کا اعلان ڈویژنوں میں ہوتا ہو) جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس ہو۔

عمر۔ سولہ اور بیس سال کے درمیان اور اچھوت اقوام کے لئے ۳ ۹/ ۴۶ کو ۲۳ سال تفاصیل کے لئے اپنے پتہ کے لفافہ کے ساتھ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو سیکرٹری کو لکھئے۔

شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں شباکن پسینہ لا کر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بد اثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جائے۔ تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے جو بخار نہایت سخت ہوتے ہیں۔ اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اعصاب کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت یکصد قرص شباکن ۱۲/ اور پچاس قرص ۱۲/ شفائی فی درجن ۱۲/ علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں
قریشی محمد مطیع اللہ
قریشی منزل دار العلوم قادیان

این ڈبلیو آر سروس کمیشن لاہور

مقررہ فارم پر جو بہ قیمت ایک روپیہ این ڈبلیو آر کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے مل سکتا ہے۔ این ڈبلیو آر۔ کی سروینڈ اینڈ کنسٹرکشن برانچ میں پانچ مہینوں کی دو عارضی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ۹ تک امیدواروں کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ یہ اسامیاں مسلمانوں کیلئے مخصوص ہیں۔ اس کے علاوہ دو موزوں امیدواروں کے نام (ایک مسلمان اور ایک اچھوت) فہرست انتظاریہ پر رکھے جائیں گے۔

تنخواہ۔ ایک سو چالیس روپیہ ماہوار مقرر ہوگی۔ معہ گرانی الاؤنس اور دیگر الاؤنسوں کے جو از روئے قواعد مل سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں رعایتی نرخوں پر اجناس خوردنی خریدنے کا بھی حق ہوگا۔

قابلیت:۔ موٹر لاریوں۔ ٹرکس اور Internal Combustion Plants کی مرمت اور ان کو درست حالت میں رکھنے کی ٹریننگ اور تجربہ ہونا لازمی ہے۔

عمر۔ ۵۵ برس تک۔ جو لوگ پہلے ہی سرکاری ملازم ہیں۔ ریلوے ملازمین بھی اگر وہ بھی یہ قابلیت رکھتے ہوں۔ اور عمر بھی مقررہ حد تک ہو۔ اپنے محکمہ کی معرفت درخواست دے سکتے ہیں۔

تفاصیل کے لئے اپنے پتہ کے لفافہ کے ساتھ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ سیکرٹری کو لکھیئے۔

داخلہ

ڈگری طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

کالج میں نئے طلباء کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۴۶ء سے شروع ہوگا۔ درخواست داخلہ ۱۵ اگست ۱۹۴۶ء تک پرنسپل طبیہ کالج علیگڑھ کے دفتر میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اور مقررہ تاریخ پر امیدوار کو معہ سرٹیفکیٹ وغیرہ کے طبیہ کالج علیگڑھ میں حاضر ہونا چاہیئے مطبوعہ قواعد داخلہ پرنسپل طبیہ کالج علیگڑھ کے دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ جس کے آخیر میں درخواست داخلہ کا مطبوعہ فارم منسلک ہے۔

عطاء اللہ بٹ پرنسپل ڈگری طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

الیکٹریشنز کی ضرورت

جنرل سروس کمپنی قادیان کو چند بجلی کے کام سے واقف کارکنوں کی مستقل طور پر ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جاوے گی خواہشمند احباب فوراً درخواست بھیجوا دیں۔

فوری ضرورت

قادیان کے ایک معزز گھرانے میں ایک نجی کام کرنے والے ملازم کی ضرورت ہے۔ جو بہرے کا کام جانتا ہو۔ اور کچھ دیسی کھانا پکانا بھی جانتا ہو۔ تنخواہ ۳۰/۔ روپے ماہوار معہ کھانا دیجائیگی۔ احمدی امیدوار کو ترجیح دیجائیگی۔ درخواستیں معرفت مینیجر صاحب الفضل آنی چاہئیں۔

خوراک کی بچت خوراک کی پیداوار کی مساوی ہے۔

اس غذائی بحران میں ہر اُس شخص کو جو اناج اور ترکاریوں کی کاشت کر سکتا ہے ان کی زیادہ سے زیادہ پیداوار کرنی چاہیئے۔ اگر آپ اناج اور ترکاریوں کی پیداوار نہیں کر سکتے تو کم از کم ان کو ضائع ہونے سے بچا سکتے ہیں۔ یاد رکھئے کہ خوراک کی بچت خوراک کی پیداوار کے مساوی ہے۔

تاریخ ہندوستان کے اس نازک وقت میں ہر شخص سے مدد کی ضرورت ہے۔ اپنے گھروں میں روزمرہ کفایت شعاری کے استعمال سے ہم غذائی صورتِ حال کو کافی حد تک بہتر بنا سکتے ہیں۔

آپ مندرجہ ذیل چار طریقوں سے اس میں مدد کر سکتے ہیں:۔

۱۔ مہمان نوازی میں کمی کیجئے۔ اور اگر آپ مہمان مدعو کریں تو انہیں سادہ کھانا پیش کیجئے۔ وہ ان وجوہات کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے اور ان کی قدر کریں گے۔

۲۔ اپنے گھروں میں کم سے کم تعداد کے کھانے نوش فرمایئے اور اس طرح کفایت شعاری کیجئے۔ باورچی خانہ میں فضول خرچی نہ ہونے دیجئے۔

۳۔ شادی کے موقعوں اور تفریحی و مذہبی رسومات کھانے کے خرچ پر پابندی عائد کیجئے۔

۴۔ اپنی غذا کو بہتر بنانے کے لئے بلحاظ ذائقہ ترکاریاں، پھل، پھلی، گوشت، انڈے اور دودھ کی بنی ہوئی چیزیں استعمال کیجئے۔ چاول اور گیہوں کے استعمال میں کمی کر دیجئے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۸ جولائی - گورنمنٹ آف انڈیا نے آج رات اعلان کیا کہ پوسٹل ٹیلیگراف ڈیپارٹمنٹ کے تمام نان گزٹڈ سٹاف کے متعلق [illegible] کی تمام سفارشات ماننے کے لئے تیار ہے - یہ سفارشات یکم جولائی ۱۹۴۶ء سے تنخواہوں کے نئے سکیل کے متعلق ہیں۔ گورنمنٹ نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ وہ اناج کی مہنگائی الاؤنس کے لئے رعائت کو مزید کرنے اور "سی" حلقوں کو "بی" گریڈ میں رکھنے کے لئے تیار ہے۔

لاہور ۱۸ جولائی - رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ ڈاک خانوں میں ہڑتال کے باعث پنجاب یونیورسٹی کے وہ ضمنی امتحانات جو ۱۱ ستمبر ۱۹۴۶ء اور مابعد تاریخوں میں شروع ہونے قرار پائے تھے پندرہ روز کے لئے ملتوی کر دیئے گئے ہیں - داخلہ فیسوں کے فارم موصول کرنے کی تاریخوں میں بھی پندرہ دن کی توسیع کر دی گئی ہے۔

لاہور ۱۸ جولائی - صرافہ مارکیٹ میں سونا ۸۷ روپے - چاندی ۱۵۵ روپے پونڈ ۷۰ روپے
امرت سر سونا -/۹۰ روپے

بمبئی ۱۸ جولائی - سونا حاضر ۸۴/۱۴ روپے سونا فارورڈ ۸۵/۱/- چاندی -/۱۷۶ روپے

پیرس ۱۸ جولائی - فرانسیسی ہائی کورٹ نے لاوال کی وشی گورنمنٹ کے وزیر "ہربرٹ سنگ ڈیل" کو سزائے عمر قید دی ہے اور اس کی جائیداد ضبط کر لی ہے۔

سلہٹ ۱۸ جولائی - طغیانی کی وجہ سے سارا ضلع سلہٹ زیر آب ہے - زیر آب علاقہ میں دو لاکھ اشخاص پھنسے ہیں - یہ لوگ پہاڑوں پر جا رہے ہیں - بہت سے لوگ مکانوں کی چھتوں پر دن رات بسر کرتے ہیں - ریلوے لائن کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے دیگر علاقوں کے ساتھ سلسلہ آمد و رفت بھی بند ہو گیا ہے لاکھوں روپیہ نقصان کا اندازہ لگایا گیا ہے

یروشلم ۱۸ جولائی - سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فلسطین کے ہائی کمشنر جنرل سر کننگھم ہوائی جہاز کے ذریعہ لنڈن جا رہے ہیں تاکہ کولونیل سیکرٹری جارج ہال سے فلسطین کے موجودہ معاملات کے متعلق مشورہ کریں۔

پونا ۱۸ جولائی - آل انڈیا دلت جاتی فیڈریشن کی ورکنگ کمیٹی کی رکن مس شانتا رانی نے بدھ کے روز اپنی گرفتاری سے قبل بڑے وثوق کے ساتھ اورینٹ پریس کے شہری رپورٹر سے یہ الفاظ کہے کہ قریباً ایک سو پچاس ہریجن جن میں ۳۰ عورتیں بھی شامل ہیں وزارتی مشن کے ایوارڈ کے خلاف اظہار احتجاج کرتے ہوئے گرفتار کر لئے گئے ہیں

احمد آباد ۱۸ جنوری - آج دوپہر تک چھرا گھونپنے کی چار وارداتیں ہوئیں - جن میں سے دو مہلک ثابت ہوئیں۔ آج دو سو سے زیادہ افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں - خاص بازار پولیس اسٹیشن کے سامنے چار سو مسلم خواتین کے ہجوم نے گرفتار شدہ اشخاص کی رہائی کا مطالبہ کیا - پولیس نے اشک آور گیس استعمال کرنے کی دھمکی دی - جس پر ہجوم منتشر ہو گیا۔

بغداد ۱۸ جولائی عراقی پٹرولیم کمپنی کے کارخانوں میں پندرہ روز سے جو ہڑتال جاری تھی - وہ آج حکومت کی مداخلت سے ختم ہو گئی ہے - اور صورت حالات اعتدال پر آ گئی ہے۔

لاہور ۱۹ جولائی آج پنجاب اسمبلی کے اجلاس کو ملتوی کرنے کی تحریک جو حکومت کی طرف سے پیش ہوئی۔ اس کے مقابلہ میں ۸۷ ووٹوں کی کثرت سے پاس ہو گئی

لاہور ۱۸ جولائی - حکومت پنجاب کی موٹر ٹرانسپورٹ کو نیشنلائز کرنے کی سکیم کا مقابلہ کرنے کے لئے صوبہ کی موٹر ٹرانسپورٹ کمپنیوں و کوآپریٹو سوسائیٹیوں نے جو کونسل آف ایکشن مقرر کی تھی - اس کا اجلاس منعقد ہوا - حکومت کو اس امر کا نوٹس دینے کا فیصلہ کیا گیا - کہ حکومت موٹر آپریٹرز کے جائز مطالبات کو ایک ماہ کے اندر اندر منظور کر لے - ورنہ کونسل آف ایکشن صوبہ کے موٹر آپریٹرز کو مناسب اقدام کرنے کی ہدایت کرے گی۔

لندن ۱۸ جولائی - وزیر ہند نے ہاؤس آف لارڈز میں حسب ذیل اہم اعلان کیا کہ آئین ساز اسمبلی میں شریک ہونے والی جماعتوں کے عزائم کے متعلق ہندوستان سے جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں - وہ قابل غور ہیں - ان اطلاعات کے سلسلہ میں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے لنڈن روانہ ہوتے وقت کانگرس اور مسلم لیگ لیڈروں سے بات چیت کی اور انہوں نے بتایا کہ وہ آئین ساز اسمبلی کو چلانے کے لئے شریک ہو رہے ہیں - نیا آئین وضع کرنے کے متعلق وہ اپنی اپنی رائے ظاہر کر سکتے ہیں - لیکن ۱۶ مئی والے بیان کی جن شرائط کو تسلیم کر چکے ہیں - ان سے منحرف نہیں ہو سکتے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں